الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان جب بھی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے اسے چاہیے کہ سلام کرے۔ یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے سلام کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی ہے حتی کہ فرمایا:

(إذا لقيَ أحدُكم أخاه فليُسلم عليه، فإن حالت بينهما شجرةٌ أو جِدارٌ أو حجرٌ، ثم لقيَه، فليُسلم عليه) (سنن أبي داود، الأدب: 5200

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے۔ پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر دوبارہ ملے، تو بھی سلام کہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟، قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ) (صحیح مسلم، السلام: 2162

مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں (سب سے پہلا حق بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اسے (دوسرے مسلمان کو) ملے تو سلام کرے۔

اس لیے انسان جب مسجد میں جائے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے۔

اگر مسجد میں بیٹھا شخص نماز نہیں پڑھ رہا تو وہ بول کر سلام کا جواب دے گا اور جو نماز کی حالت میں ہو وہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دے سکتا ہے، نماز ختم ہونے کے بعد اگر سلام کرنے والا موجود ہو تو اسے بول کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ دے، اگر وہ جا چکا ہو تو اشارہ ہی کافی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد) قباء میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ (اس اثنا میں آپ ﷺ کے پاس) انصار آ گئے۔ وہ آپ کو سلام کہتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح جواب دیتے ہوئے دیکھا، جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لوگ آپ کو سلام کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: (اس طرح اور اپنی ہتھیلی پھیلائی۔) (سنن أبي داود، الصلاة: 927.

واللہ أعلم بالصواب.

محدث فتوی کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ